لا الٰہ الا اللہ

منشورِ محمدی

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم دہر آمدہ منشور محمد — توریت بالا توریہ انجین بتجیل — گویان صفت کو سیرت ہبرد محمد

نمبر ۱۹ — مورخہ ۲۲ شہر رجب المرجب ۱۲۹۱ سنہ ہجری — جلد ۲

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ ہذا از مرۂ احباب کے جناب سے منہو مین تین مرتبہ ۱۵-۲۵ کو چھپکر جلوہ ماشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرائے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ ۲ مر مع محصول ڈاک تقرر ہی اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی ہی بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفتاد رمضون خاص باجرت ۱۰ فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئی۔ العبد محمد عبد المجید سکرٹری مدرسہ مذکور

گجرات

ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب گجرات سے رقمطراز ہین ایک ہندو موضع کنجاہ مین مشرف باسلام ہوا اور اپنے والد کے نام جو گجرات کی پولیس مین سارجنٹ ہی اس مضمون کا خط لکھکر بھیجا کہ ای میرے پیارے باپ مجھکو اللہ تعالیٰ نے مشرف باسلام کیا کفر اور شرک سے نجات دیا اپنے نبی کا دین مجھکو بتایا اب مین آپکی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر تمکو نجات منظور ہو کفر اور شرک کو چھوڑو اسلام قبول کرو یہ تمہاری پیاری صورت دوزخ مین نہ جاوے

فرنچر اکس فقط

ہمارے ایک دوست کی تحریر سے واضح ہوا کہ یہان روز شنبہ بتاریخ نہم رجب المرجب ۱۲۹۱ سنہ ہجری ایک عورت ہندوانی جوان وعاصمہ بحسن سی بلد احمد بیگ صاحب صدق دلی سے بعد نماز ظہر بدست مولوی عبد الرحمان خانصاحب مدرس مدرسہ کشمیری شرف باسلام ہوی اور نام آمنہ بی بی رکھا گیا یہہ بلد صاحب ہین جنکی جان فشانی سے ماقبال اسکے ایک مرد جو اہل کفار سے تہا سو ہین اسلام لایا اوسکا نام جعفر بیگ رکھا گیا اور اسکا نکاح ہی کر دیا فی الحال وہ شخص ہین ہے اور دو عورتین کرک مین انہین کے کوشش سے اسلام لائین منشور محمدی خدا صاحب بلد صاحب کے کوشش کا نتیجہ خیر عطا فرماوے۔

جمون

صاحب کوہ نور کا اظہار ہو کہ ۴ اگست سنہ ہے کو اودہ کے ایک تعلقدار صاحب مشرف باسلام ہوے جو کشمیر کے سیر کو گئے تہے فقط

پہلا جواب اعمال جزا خیر کے لائق اسوقت ہوتے ہین کہ جب وہ نیک
نیت سے ظہور مین آوین اگر عامل کا بد اور فاسد ارادہ ہے تو
کس طرح جزاء خیر پائیگا مثلاً اگر کوئی شخص کسی بیمار کو زہر کہلائے
اس ارادے سے کہ اسکو ہلاکت پہنچائے اور وہ بیمار زہر کہانے
سے تندرست ہو جائے تو وہ شخص شاید معترض کے
نزدیک جزا خیر کے لائق ہوگا ورنہ از روے عقل و عدالت کے تو سزا
کے قابل ہے علاوہ اسکے ہم اپنے دعوی کو ایک اور مثال سے ثابت
کرینگے مثلاً اگر کوئی بدمعاش بادشاہ کو مار ڈالے اور پیچھے اس کا
بیٹا تخت نشین ہو کر اپنے باپ کے قاتل کو اپنا وزیر بنائے تو کیا
معترض صاحب کے نزدیک وزارت اس قاتل کا حق ہے اگر نہین تو کیہی
نفرماوین کہ لازم آتا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی کو جزاء خیر ملے۔

پہلا جواب الجواب لاسیب جزاء خیر نیک اعمال اور نیک
نیت پر منحصر ہے اب یہہ اپنا کلی قاعدہ مقرر کیا ہوا مجیب صاحب کو
اس محل پر ذرا غور سے سمجھنا ہوگا کہ آیا جب مسیح خود فدیہ ہونیکا
ارادہ کر کے دنیا مین آیا اور اوسکا اور اسکے باپ کے خدا کا یہہ
ارادہ تہا کہ اوسکو صلیب پر کھینچکے مارا جاوے تاکہ انسان کی نجات
ہووے تو اسوقت میر موصوف پر یہہ بات زیب نہین دیتی بلکہ آپ
ہے فرمائین کہ اول مسیح کی ہلاکت مین جناب خدای تعالی کا ارادہ
نیک تہا یا لنعوذ باللہ بد۔ دوم خود جناب مسیح کا فدیہ ہونیکا
ارادہ کر کے دنیا مین آنا نیک ارادہ مین داخل ہے یا بد مین۔
سوم یہوداہ اسکریوطی کا اوسکے ارادہ کو پورا کرنا یعنے خدا کے
حکم کو جلدی ظاہر کر دینا کیونکہ خدا اپنا حکم اور قہر اپنے بندونکی
معرفت ظاہر کرتا ہے تو پھر برخلاف خدا اور مسیح کے ارادہ

کے یہوداہ اسکریوطی کا ارادہ کسطرح اور کن معنی مین بد ہو سکتا
ہے۔ ہان اگر خدا اور مسیح کا ارادہ موافق عقیدہ مجیب صاحب کے
بدی سے بری الذمہ ہو جائیگا تو اوسوقت یہوداہ اسکریوطی کا ارادہ
بہی بدی مین شمار کیا جائیگا مثلاً اگر ایک آدمی تلوار سے کسی آدمی کو
ہلاک کرے تو کیا اوسکی قصاص مین حاکم عدالت تلوار کو سزا دیگا
نہین ایسا ہرگز نہین ضرور قاتل کو سزا ہوگی کیونکہ تلوار تو ایک
آلہ ہے شاید مجیب صاحب تلوار کے لئے سزا تجویز کرتے ہونگے
مگر ایسا خیال عبث ہے کیا باعث خدا کی رحم اور قہر کا یہوداہ اسکریوطی
بجائے آلہ ہے جیسے خدا اور مسیح کے ارادہ نے اوسے چاہا ویسہی
ہی وہ چلا یہان بہی آپ ہی کہو کہ یہوداہ اسکریوطی کا اسمین کیا
قصور ہے کٹ پتلی کو جس طرح تار والا نچاتا ہے وہ ناچتی ہے اگر یہوداہ
کا ارادہ برخلاف ارادہ خدا اور مسیح کے تہا تو کیا خدا کو اپنا بیٹا
دو بر تہایا خدا اپنے بیٹے کا دشمن تہا دیکہو خدا نے اپنے فضل و
کرم سے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے کیسا بچایا اور حضرت
لوط کی طرف خیال کرو کہ جنہوں نے ایسا فعل نامعقول موافق نوشتہ
اپکی کتاب کی سرزد ہوا کہ جسکے بیان سے شرم آتی ہے اوسکو خدا نے
آگ و گندگ سے بچایا کیا مسیح لوط سے بہی گیا گذرا تہا کہ خدا
اسکو یہوداہ اسکریوطی کے ارادہ بد اور یہودیون کے ہاتہہ سے
بچا سکا۔ اللہ دی خدا کا پیارا اپنے پیارے بیٹے پر اور یہوداہ وا
مقلب القلوب ہونا اور گردون کا جانچنا جیسا انجیل مین لکہا
ہے۔ اور شاید وہ جو بیبل مین لکہا ہے کہ خدا جہان کو پیدا کر کے
پشیمان ہوا اغلب ہے کہ خدا مسیح کو یہوداہ اسکریوطی کے معرفت
یہودیون سے پہانسی دلا کر ضرور دلا بد پشیمان ہوا ہوگا اور اگر

ایسا ہی ہوا ہو اور خدا کا ارادہ برخلاف ہیودا اسکریوطی نے مسیح
کو پکڑوایا ہے اور اگر مسیح بھی اپنی خوشی سے صلیب پر نہین کھینچا
گیا ہو تو ضرور ہیودا اسکریوطی کو خبرہ خیر نہ ملیگی اور مسیح کا خون
عاقبت کو اسکی گردن پر ہوگا اور اگر یہہ سچ ہو کہ ہیودا مذکور مستحق
عذاب ہوگا تو آپ بھی کفارہ کی خون سے ناتہہ دہو بیٹھے کیونکہ وہ تو
کفارہ خود نہین ہوا بلکہ ظلم سے قتل کیا گیا ہو تو اب ایک مرتبہ تو
خدا آپ کی لئے مجسم ہو کر کفارہ ہو چکا بار بار اگر آپ کی خاطر مجسم ہو کر
کفارہ ہو تو کیا بعید ہو کیونکہ آپ کی عقیدہ مین تو تثلیث داخل ہے
ایک خدا فدیہ ہو گیا تو ہو گیا دو تو ابھی باقی زندہ ہین جو ہیودا
اسکریوطی اور ہیودیون سے انتقام لینگے۔ کیون جی انصاف کیجئے
تعلی کی نہ لیجئے اپنے نجات کے باعث کو کافر اور مردود ٹہرانا یہہ
کونسی دینداری کا نشان ہے۔ اور جناب من آپکی وہ مثال ہی جو
آپ نے جواب مین ارقام فرماتے ہین جناب مسیح اور ہیودا اسکریوطی
پر چسپان نہین ہوتی بلکہ اوسپر بہت سے اعتراضات عائد ہو سکتے ہین
کیونکہ اکثر مشاہدہ مین آیا ہے کہ وکہی آدمی بسبب تکلیف کے آپ سے
آپ ہر کہا لیا کرتے ہین سو اسیطرح آپ نے دوسری مثل کا مطلب
سمجہہ لیجیگا کہ جیسے بادشاہ ہے خود مرنے کو تیار ہوا اور اوسکا بیٹا بہی
اسبات پر مستعد ہو کہ میرا باپ قتل کیا جاے کو ضرور وزیر اوسکو مار کر
وزارت کا حقدار ہو چنانچہ خدا اور مسیح کا ارادہ کفارہ مین یکسان
ہو اور اپنے مثل پر بہی ایک مثل سنیے کہ مثلاً کوی ڈاکٹر اگر کسی بیمار
کی زخم کو چیرے اور وہ زخم چیرنے سے اور زیادہ خراب ہو جاے حتی کہ بیمار
اوس زخم کی فراوانی تکلیف سے مر جاے تو وہ ڈاکٹر شاید آپ کے
تئیں ایک لائق سزا ہوگا نہین نہین ایسا ہرگز نہین عدالت اور عقل

کی نزدیک تو وہ مستثنی ہو دیگر مثلاً اگر کوئی نادان بادشاہ یا
دیوانگی سے آپ آپ پہانسی لیکر رہا جاے اور اوسکا لڑکا نالائق ہو
کیا سلطنت کو تباہی رکہنا وزیر کا کام ہے یا نہین اگر نجیب دانا ہو تو
اور اپنی نہ مانکی ہونگی تو ضرور امثال مسبوق الذکر سے بہت عمدہ نتیجہ
جیسے دودہ سے مکہن نکالا کرتے ہین نکالینگے ورنہ عاقلان خود میدانند
اب حضرت حافظ صاحب کا دعوی اور صاحب تشخیص المقال کا اعتراض مجیب
صاحب کو خواہ مخواہ ماننا پڑیگا اور اگر نہ مانیگے تو اپنی ہی سبکی کی آپ
ہی باعث ہونگے۔ بیشک علماء مسیحی کی نزدیک ہیودا لائق مدح ہو
نہ قابل قدح اور اوسکی نہایت مشکور ہون اسواسطہ کہ اوسکی بدولت
مسیح کفارہ ہوے اور تمام عالم کے گناہ معاف ہوے نہ یہہ کہ اوسی
غدار کہین اور نہ مرہ حواریین سے نکال کر میتاہ کو اوسکی عوض
حواریون مین داخل کرین اور پلاطوس کا درجہ بہی بہت بڑا جانین
بالتخصیص جسنے جسم مطہر کو صلیب پر کھینچا وہ بلاحساب بخشا جاوے
اور لوازم حسب اعتقاد مسیحیون کی باطل پس ملزوم بہی باطل
ہوا دوسری دلیل یہہ کہ بموجب تمہارے قول کے ضرور ہو کہ کفارہ
قسم آدم زاد سے نہو پس اب تم سے پوچہا جاتا ہو کہ جناب مسیح من حیث
الروح کفارہ ہوے یا من حیث الجسم من حیث الروح کفارہ ہونا
باطل اس لئے کہ روح شی غیر محسوس ہے اور یہی من حیث الروح وہ
تمہارے نزدیک الٰہ ہین اور الوہیت بمقدور عبد کے نیچے داخل نہین
تاکہ اوسی کوی صلیب پر کھینچے اور عذاب دے سکے پس معلوم ہوا کہ من
حیث الجسم کفارہ ہوی اور من حیث الجسم اول آدم زاد سے
تہی اس لئے یہہ کفارہ ہونا باطل ہوا بالجملہ دونون شقون پر کفارہ
نہین ہو سکتی۔ ہمارے ناظرین اخبار کو بخوبی واضح ہو کہ یہہ کفارہ

محال ہو اور سراسر علما مسیحی کی غلطی ہے اور مسئلہ شفاعت کو
کہ ہم مسلمانون کے نزدیک بھی مسلم اور یقینی ہو اپنی نافہمی سے کفار
پر محمول کرتے ہین اور جمیع انبیا کو گنہ گار ٹہراکر اپنے امت کی
شفاعت سے باز رکہہ کر تمہید اور تقریر خلاف واقع کاذب بے
اصل کرتے ہین حالانکہ ہمارے علماء نامدار صاحب تشخیص المقال
اور صاحب اعجاز عیسوی اور صاحب استفسار نے بطلان
اسکا ایسا ثابت کیا ہو کہ جسکا کچہ ٹہکانا نہین اور بالفعل ہمارے
ہم عہد سرآمد فصحای روزگار عالم کامل فاضل اجل مولوی مرزا
فتح محمد صاحب نے اپنے تصنیفات مین کفارہ کی وہ دھجیان اوڑائے
ہین کہ جسکا بیان حد امکان سے باہر ہے انشاء اللہ تعالے
مولوی صاحب ممدوح کا مضمون فصاحت مشحون عنقریب اخبار
مطلع انوار منشور محمدی مین چھپ کر شایع ہوگا کہ جسکے دیکھنے
سے حضرات پواد رکی آنکہین کہل جائینگی۔ اور راقم نے اپنا سر
سامان جو امر متنازعہ فیہ مین فراہم کیا ہو وہ بعد اختتام جواب الجواب
کے نمبروار تحریر کریگا۔ تاکہ مدعی کو معلوم ہوجاوے کہ اس
مسئلہ کو علماے متاخرین نے بھی اسقدر پیچیدہ مین ڈالے
کردیا ہے کہ اب اسمین خاک بھی نہین۔ اور طرفہ ماجرا یہہ
ہے کہ باستناد باب دوم نامہ یوحنا کی مسیحی علما جناب مسیح کو تمام
مخلوق کے گناہونکا کفارہ ٹہراتے ہین اور یہہ خیال نکرتے
کہ اس مسئلہ کی تقریر مین بالکل خلاف اپنی معتقدات سابقہ کی
متلفظ ہوتی ہین نہین سنتا ان حضرات کی دانائی کو کیا ہوگیا ہو
اور نہین معلوم کہ یہہ اس معاملہ مین اپنی عقل سے کام کرین

نہین لینے ہماری مقابلہ مین اگر انکی تقریر و تحریر کو دیکھو تو
اوس کچہ اور ہی گل کہلتا ہے چنانچہ ہاتہہ کنگن کو آرسی
کیا ہو۔ باقی آیندہ راقم مرزا موحد

اشتہار

رسالہ اظہار الاسلام کے مطالعہ کے شایقون کی خدمات
مین گذارش ہو کہ چند رسائل مذکورہ ہماری مطبع مین موجود
تہے سو سب بک گئے پر بہی اسکی طلب کی خطوط بکثرت مطبع کو آتے
رہنے سے اس گذارش کا سبب ہوا کہ جنکو رسالہ موصوف کی مطالعہ کی
خواہش ہو مطبع فیض منبع رای بریلی سے کہ رسالہ موصوف دکان مطبوع ہوکر
موجود ہے بارسال قیمت منگوالین المشتہر محمد عبد المجیب۔

رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون و مشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر
مندرجہ ذیل قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمائی

جناب محمود صاحب ساکن بمبئی	۴	۶	۰
جناب قاضی میر عالم صاحب سپرنٹنڈنٹ ملل ہزارہ	۴	۰	۰
جناب محمد علیخانصاحب محرر فوجداری فتح گڈہ	۰	۶	۰
جناب محمد ابراہیم صاحب بڑی ماہم متصل بمبئی	۱	۰	۶
جناب مولوی عبد القیوم صاحب ماتحت آگرہ	۴	۲	۰
جناب ساہوکار عبد اللہ صاحب ابن سیلہو کا حاجی چہاصاحب مدراس	۱۲	۶	۰
جناب تاجر قادر محی الدین صاحب مدراس	۴	۲	۰
جناب آرکاٹ شمس الدین صاحب تاجر مدراس	۸	۴	۰
جناب محمد غوث صاحب اونگرہ وانمباڑی	۲	۱	۰

جناب میر زا محمد عظیم بیگ صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل نمبر ۲ ۴ ۴ ۴

عیسائیون کو مژدہ

حدیقۃ الاخبار مین تحریر ہی کہ دبرنگا نام کی ایک شہر مین کے باشندی برخلاف عقاید جمیع قوم عیسائیون کے کہتے ہین کہ دین عیسویہ مین ایک سے زیادہ نکاح کرنا جائز وحلال ہی نہ گناہ محبال ہی ایک سے زیادہ نکاح کرنیکی ازروی کتاب مذہب عیسوی ممانعت نہین ہی اور دوچار کے ساتھ مباشرت خلاف حکم شریعت نہین ہی وہ کتب عتیق یعنی توریت وغیرہ کتب آسمانی مین زیادہ نکاح کرنیکی حرمت وارد نہوی کہ انبیاء کرام مثل داؤد وسلیمان علی نبینا وعلیہم السلام نے باہم کئی عورتون کے ساتھ نکاح کیا ہی اگر ازروی شرع احکام الہی زیادہ عورتون سے نکاح جائز نہوتا تو ہرگز انبیاء سابق اس امر کے مرتکب نہوتے وعلاوہ چند ازواج سے نکاح کرنے مین بہت فوائد موجود ہین اولاد کی کثرت وفراغی عیش وآرام آدمی کو نصیب ہوتا ہی اور ہر وقت زنا کے کام سے بچ جاتا ہی اور بہت آسودہ حال ہوتا ہی اور انکا کہنا یہ بھی ہی کہ ہندوستان مین جاکر بہت انگریز مسلمان ہوتے ہین سبب اوسکا یہی ہوگا کہ چار نکاح ایک ساتھ مین انکی یہان ازروی کتاب جائز ہین اور انگلستان مین ایک سے زیادہ کرنیمین اندیشہ حکم مذہبی علیحدہ ہین فقط ؛

بہشت وحور

اخبار است گفتار یمنی کا بیان ہی کہ بمقام شہر روح مین شخص اہل نبہ اور ایک ہر ہمنی دایرہ اسلام مین آئے

کتاب اظہار الاسلام

اس کتاب جواب مین مباحثہ مذہبی محمدی وعیسوی موقوعہ من ابتدا تو ۲۲ نمبر تک منایت ۲ ماکشو پرساد جو پہلے جناب خلیفت مذہب مولوی سلیم اللہ صاحب اور منشی الطاف حسین صاحب پر پہلے ہندو تھے

واقع ہوا تہا مندرج ہے۔ مطبع فیض منبر رای بریلی مین کتاب مذکور نے رونق طبع کی پائی ہے اس لئے شایقین علم مناظرہ اہل کتاب کو مژدہ سنایا جاتا ہی کہ جس صاحب کو نسخہ کتاب معصوف کا درکار ہو بذریعہ خط پیڈ جناب منشی غلام محمد صاحب سکرٹری کتب خانہ مدرسہ اسلامیہ رای بریلی ملک اودہ سے طلب فرماوین۔ اگی باین ہمہ کمالات قیمت نہایت ارزان ہے، بلکہ جواہرات کوڑیون کے مول ہی سو محصول ڈاک فی جلد ۶ مقرر ہین تان اگر کوئی صاحب زیادہ جلدین آٹہہ دس کے قریب طلب فرمائین گے تو البتہ محصول ڈاک مین کفایت پائین گے واضح ہو کہ کل میرے پاس ایک جلد کتاب معصوف کی بجانب انجمن اسلامیہ رای بریلی آئی سو مین اول انجمن ممدوح کا شکریہ بیان کرتا ہون کہ اونہون نے اس نعمت عظما غیر مترقبہ سے مجہے محروم نفرمایا اور حلوا بانٹ کہایا میرا ہر ایک دوآن ردآن انجمن کے ترقی حواہان کو دعا دیتا کہ خدا تعالی بطفیل نبی رسول پاک کے ہر ایک ممبر کو اپنے مراد دلی پر کامیاب کرے آمین ثم آمین واقعی مین انجمن نے یہہ نہایت کار عظیم الثواب کا کیا جو نسخہ مذکور کے چہاپنے مین سعی بلیغ فرمائی اور جندا مرحبا جزاکم اللہ ہے جناب فیضمآب منشی محمد مرزا علی خانصاحب دام ظلہ اہل کلرسر کار دولت مدار قیصر العصر خاقان شکوہ جناب شاہزادہ شہید سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم کو جنہون کے فیاضی سے ایسی کتاب لاجواب بلکہ نایاب طبع ہو کر شایع ہوئی یہہ احسان حضرت منشی صاحب عطارد رقم کا تمام شایقین اہل علم مناظرہ پر ایسا ہوا کہ جسکا بیان حد امکان کے باہر ہی یہہ بات سچ ہے کہ آفتاب سے ہر ایک شی نظر آتی ہے مگر اوسکے دیکہنے کو بہی نظر چاہئے شعر گہر کو جوہری صراف نہ کو سب پہچانتے ہین ؛ بشر کو دیکہنے والے البشر کو دیکہتے ہین۔

اب ذرا حضرت مصنف صاحب کتاب موصوف کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف
پسندیدہ جہاں جیتے ہین ہین چیدہ علمای روزگار سرآمد فضلائے
کامگار علامہ عصر وحید الدہر عالم اعلم فاضل افضل اشرف الاساتذہ
افخم المجاہدہ افضل الاکابر زبدۃ الاماثل اسوقالا فاضل سپہر
سپہر اوجباہ جناب مولانا مولوی محمد سلیم اللہ صاحب دام افضالہ کہ
جنہون کے شہرت کا علم ثریا سے بھی دوبالا ہے اور ذکاوت کا نقارہ چارون
طرف بجتا ہی ہر ایک معرکہ علمی مین فتح دستبستہ حاضر ہی مخالف کا رنگ پھیکا
آگے فق ہے عیسائیون کو آپ کے آگے مونہہ مین زبان نہین۔ سوسائیون
کے زبان لکنت کرتی ہے بت پرست آپکے تقریرون کے بشکل تصویر
ہین اور آتش پرستون کا دل جناب کا شہرہ سنکر تہنڈا ہوگیا تقریر
کیا ہی سحر ہے بات کیا ہے بناث ہے۔ حقیقت مین مولانا صاحب نے
کتاب مذکور مین علم مناظرہ کو وہ فروغ دیا ہے کہ جسکی چمک دمک
سے خفاش منش انکھین ملتی ہین اور ارباب دانش و بینش اقتباس
کرتے ہین۔ سبحان اللہ یہہ سالہ کیا ہی گویا دریا کوزہ مین بھرا ہوا
ہے۔ اللہ اللہ یہہ کتاب کیسی ہی گویا کلید طلسم فرنگ ہے۔ ماشا
اللہ یہہ نسخہ ہوش ربا چشم بد دور کیا ہی کارتوس کا مصالحہ ہے جسکی
سطر کی ایک فیر سے دشمن فی النار والسقر ہوتا ہے الفاظ شستہ کمر
بستہ موقع کی پریٹ پر ایسے جمی ہوئے ہین کہ گورون کی فوج کا تماشا
انکہون سے محو ہوا جاتا ہے۔ اور ہر ایک ہین السطور بشکل خط چلیپا
صلیب نصارا کو محمدی جہنڈا دکہلاتی ہے اور سانے کا بگہل بن بن
کر مخالفونکی چھاتی چھنی جاتی ہے۔ کتاب مذکورہ کی صفحہ ۴ پر جو چار
سوالون کا رسالہ لیکر مولوی صاحب بہادر نے دعوا کیا مخالف۔
جواب کی تاب نہ لاکر سیل کے سپر ڈال کر بہاگ گیا پہر جو شمشیر محمدی

صفحہ ۵ سے چمکن بجلی کیطرح کسوتی پہاندتی اپنے ماتہہ دکہاتی ہوئی
صف اعدا سے نکل کر فلک پر جانکلی۔ صفحہ ۱۹ سے صف باندہ کر اور
اپنا کمیل کلہ سودمت کر کے سپر جو مخالف آمادہ جنگ و جدال ہوا اور حریف
کا فشان اور سہو کاتب کی تلوار میدان سیل کا کربلا کرتی ہوئے لیکر
آیا۔ اور سے کمانڈر چیف محمدی صفحہ ۲۲ کے جنگ مین ذوالفقار
حیدری جو لیکر نکلا تو تحریف اور سہو کاتب والحاق واصلاح و ترمیم
وغیرہ سامان حرب کا خاک مین مل گیا۔ پہر صفحہ ۲۷ مین اپنی ٹوٹی
پہوٹی فوج مخالف بوتے عدہ انعام و تنخواہ درست کی اور کفارہ کا
شب خون مارا اور تثلیث کی خون ریزی کی۔ اسپر صفحہ ۳۸ کے
صف مین جنرل محمدی نے کفارہ اور تثلیث کو تقلو عقل کے باڑ
سے یک لخت اوڑا دیا اور یہہ گولی چھوڑی کہ بھلا جب عقل کو مدار تکلیف
اور حق و باطل کے دریافت کرنیکا وسیلہ ہے آپنے استغفا گذرانا
یعنی شکست پائی تو انصاف کیجئے کہ مہابہارت کی تصویر اور ہندون
کے سمیر پربت پر پانڈریون کا ٹہٹے مارنا حرکت بجا ہے یا نہین اس
واسطے کہ مہابہارت کی کوئی روایت جو عقلاً مضحکہ ٹہری پہر مقدس
تثلیث سے بڑہ کر ہین ہے۔ یہہ شکست فاش پاکر مخالف پہر آمادہ جنگ ہوا
صفحہ ۵۰ مین قرآن مجید جو محمدی نشان ہی اوسے انجیل کی جہنڈی
بطور شہادت لایا۔ اسکی جوابات صفحہ ۵۲ مین سپہ سالار محمدی نے
ایسی دی کہ مخالف کے لشکر مین ہل چل پڑگئی حقیقت قرآن درسالت
و پیغمبر اسلام کا زور اور صولت دیکہکر مخالف پسپا ہوگیا۔
الحاصل جب سب اعتراضات کا لشکر مخالف پنا ڑا چکا اور اسکے مدد
گار بہی رہگئی تو وہ جنرل محمدی کے حضور آیا اور اوس نے صدق
دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہا۔ اور لشکر اسلام

مین داخل ہوگیا اب اسم شریف اون بہادر کا الطاف حسین خان ہے
مجکو یقین کامل ہے کہ بہادر موصوف کوئی کتاب تردید مذہب عیسوی
مین تصنیف فرمائین گے اور مذہب عیسوی کے خوب چندمارے اور اُنکے
گے ۔ اور مخالفون کو خوب اپنے ناتہہ دکہائین گے ۔ اجی حضرت
پادریصاحب دیکہے کیا ہوتا ہے من جانب اللہ ہے آپ انجیل کی بندوق اور
توریت کی توپ اور زبور کا غبارہ لئے رہ گئے ۔ باوجودیکہ آپکے سپاہی
سخت سے سخت برابر تنخواہ پاتی ہی اور دشرات اونکی قواعد ہوتی ہی اور
روزمرہ خانہ جنگی بازارون مین کرتی ہی ۔ مگر مقابلہ کے وقت
اونکی سیف پٹ پڑی اور کتاب مین نیچہ کیطرح رعب سے گرگئی شمشیر
محمدی کو دیکہہ کر آپکے سپاہی بہاگ گئے اور اونمین سے کہ جو نجات کی طالب
تہے اونہون نے سایہ محمدی مین پناہ لی اور جو مفت خوری تہے وہ پہر
اپنی بندوق لیکر آپکے روبرو اپنی صف کرنے لگے اور ضرور کہتے ہون
گے کہ ہم لیڈر کہ ہماری بدلنے پر اسقدر خم مین کہ تل رکہنے کو جگہ
نہین ہے کیون نہو اب مین دعا کرتا ہون کہ ای بہائیو یہہ لڑائی جانے
دو آؤ صلح کرلو غدا کو رزاق سمجہو یہہ بچانو کہ اگر ہم محمدی ہوجائینگے
تو کہان کہاوینگے ۔ دیکہو اب جو تمہارے بہائی عیسائی مسلمان ہوگئے
ہین وہ بہی تو کہین کہاتے ہین خدا سب کا مالک ہے وہ پروردگار ہے
سوار اور پیادہ کو وہی پالتا ہے فقط راقم مرزا موحد

بقیہ مضمون بیان غلبہ اسلام

جواب نمبر ۱ کا اعتراض کرنا تو اون کتابون سے جنکا ذکر ہم نے
اوپر کیا مثل تحفۃ الہند ظفر الہند وغیرہ کو دیکہنے سے ظاہر ہوگا کہ
اب ہم نے کس عمدگی سے یہکی دہان بندکی ہے یہ بات
کعلما و فضلا بعد تحقیق کے اس مذہب کو چہوڑ کر عیسائی ہوتے جاتے
ہین ہان بیشک آپ جیسے اسمی عالم جنکی جہالت اور نادانی پر رسالہ
تصنیف ہوچکی خصوصًا اخبار منشور محمدی نمبر ۱۶ و ۱۷ مین اُنکی جہالت
و ناواقفی پر کئی دلائل چہپکر شایع ہوچکی جنکے سبب ہوینکی باعث آپ
آجتک جواب کا نام نہین لیتے اور نیز آپ جیسے سورہ یس کو جنہون نے
مین تلاش کرینوالی اور باوجود دعوی فصاحت و بلاغت کی ابراہیم
بن سیار کو دو سطر عبارت مین بجای غلطیین کرنیوالی الغرض محض ناواقف
دنیا کی مرید دولت کے بندی و طمع نفسانی سے عیسائی ہوگئی تو ایسے لوگون
کے عیسائی ہونیمین اسلام مین کچہہ ضعف نہین آسکتا ہر چند اس موقع
پر ضرور تہا ایک فہرست ان اسباب کی یعنی ان نومسلمونکی جو بت پرستی
اور انسان پرستی کو چہوڑ کر توحید کے معتقد قرآن اور حدیث کی عاشر
اور ان صاحبون کے جو متا اور مرقس کے تحریر و نیز مستعد ہوکر
کفارہ اور تثلیث کے قائل ہوے ہین تحریر کردین تاکہ وجوہات ابطال
دعوی پادریصاحب کے ناظرین پر روشن ہوجای مگر چونکہ اس بات
کی تحریر کو بہت سا اسباب فراہم کرنیکی ضرورت پڑتی ہے لہذا بہ
نظر مناسب مقام مستعرض کا سمجہہ اسکی ایک مصلح یعنے پادری رجیب علی
کہ ضرور تہا وہ یہہ ہے کہ پادری عماد الدین کے علم و فضل کا حال
تو کتاب پرچہ خیر المواعظ اور تریاق مسموم اور معیار التحقیق
حیاۃ الانسان رائے منصفانہ تعلیقات ان کتابون سے خوب واضح
ہوچکا ہے اور اس تحریر مندرجہ بالا سے کچہہ اسکا بیان ہوچکا ہے یعنی
پادریصاحب اسلام کے کتابون سے یہان تک واقف ہین کہ قرآن
کے پانسو آیہ کو منسوخ فرماتے ہین پس ابہی تک پادریصاحب
اپنے تئین علما اور فضلا مین داخل سمجہین تو بیشک پادریصاحب
بعد وفات کے اشد عذاب کے بڑے عجائب گہر کے رکہنے کے لائق ہین اور

انگلستان کے ڈاکٹر پادریصاحب کے مغز کو اگر وزن کرین اور
اسکے سرار دیکھین - تو امید ہو کہ اسرار مفید فن ڈاکٹری اُن کو
معلوم ہون اب یہی بہی بات کہ پادری صاحب آپ کو محقق بہی جاتے
ہین کیونکہ لکہتے ہین کہ بہت علما و فضلا بعد تحقیق کے عیسائی ہوتی جاتے
ہین منجملہ حال پادری صاحب کے تحقیق کا پادری صاحب کے اقوال سے
سنایا جاتا ہو وہو ہذا ۱۸۵۴ء مین پادری صاحب کے شہر دہلی مین
آمد آمد کی خبر تہی مشتاقان گفت گو کی چوکٹ پر نظر تہی الغرض جس روز
پادری صاحب کی آنیکی خبر ہوی اسی روز محمد عبد المجید منادی فرقان
حمید و محمد عمر و مولوی سید احمد علی و مولوی الفت حسین کے چند بندہ
و پادری لوگون کی سامنے گفت گو آئی بعد الجواب ہو کی پادری صاحب
کی مولوی الفت حسین نے پادریصاحب کو مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نی بعد چند
در چند انقلاب کے یہہ کیا رنگ جمایا شائد بعد موقوفی مدرسہ فاضل
کی آپ سے کوئی رنگ نہ جما جیسا کہ الہ داد خان صاحب سے آپ نے
فرمایا تہا کہ آدو ست پہاڑ کر چلین تم مرید ہم مرشد بنین یا کوئی نیا
مذہب نکالین ہمین یہہ باتین خوب آتی ہین خوب بسار دیہ کہنچینگے پادری
صاحب نے فرمایا شائد نیا مذہب نکالینگا تو کر نہین آیا تہا پادری
تارا چند صاحب نی فرمایا آپکی واقعات عمادیہ تو ایسا ہی سمجہا جاتا ہو
جب تو پادری صاحب کو سوا سکوت کے کچہہ بن نہ آیا اور اسبات سے انکار نہ
فرمایا پہر مولوی صاحب نے فرمایا پادریصاحب آپکو یاد ہوگا کہ ایکبار
اپنی لباس فقیری پہن لیا تہا اور رسول شاہی ہو کر اونہین مین ملگئی
تہی پادری صاحب نے فرمایا من عالم جوانی مین ریش بہی منڈوا تا تہا
اور کنجر دن مین بہی جاتا تہا اور قدم رنگ بہی اڑاتا تہا مولوی صاحب
نی فرمایا اب بہی تو آپ ضعیف نہین ہین جب شروع جوانی تہی اب یہہ

جوانی ہو پہر مولوی صاحب نے چند اذکار ایسی پادری صاحب کی حالات کے
پادریصاحب کو سامنے بیان کئی لیکن پادری صاحب نی بالکل کسی بات سے انکار
نہ کیا آخر الامر مولوی صاحب نے فرمایا پادریصاحب ایکمرتبہ آپکو شہر پانی پت کی
محفل سماع مین حال آگیا تہا اور آپ بیہوش ہو گئے تہی ہر چند پانی وغیرہ
آپ پر ڈالا لیکن آپکو ہوش نہ آیا وہ کیا بات تہی پادریصاحب نے فرمایا وہ تو
مینو بد معاشی کی تہی اسبات پر اہل جلسہ ہنس پڑے اور کہا اب ہو نکر یقین
ہو کہ آپ نیک معاش ہین اور آپ نی پادریون کے ساتہہ فریب نہین کیا
کیونکہ وہان محفل مین صرف کہانی کے لئے آپنے فریب کیا تہا یہانتک تو بہت
سا فائدہ متصور ہے یہہ باتین سنکر پادریصاحب وہان سے کنہی ہو گئے
اور کمرہ کی سامنے چہل قدمی کرنی لگی یہہ تمام کلام جسمین پادری
صاحب نے اپنی کنجری بازی اور رنگ نوشی اور ایمان فروشی اور بے
ہوشی اور بد معاشی کا ذکر کیا ہو کتاب نصرۃ احمدیہ پر بیمۃ عمادیہ جو لحن
داودی رد نقہ تنبوری کے پیچہے ختم کیا ہوا ہو اسکے صفحہ ۱۱ مین مندرج ہے
جسکا جی چاہے دیکہلے اور وہ دعوی پادریصاحب کا کہ بعد تحقیق کے
عیسائی ہو جاتی ہین پادریصاحب کے اقوال سے باطل ہوا اور اور نتائج بہی
اس عبارت سے بہت نکلتی ہین ناظرین خود سمجہہ لینگے تا ن اتنا گذارش کرنا ضرور
ہے کہ پادری رجب علی صاحب شمس الاخبار نمبر ۹ جلد ۳ مین بہت بڑہکر
پادری عماد الدین کی مدح اور بزرگی بیان کرتے ہین اور کہتے ہین یہہ
صاحب نے پادری عماد الدین صاحب تمام ہندوستان کے شریف اور عالی
خاندان ہین اور پادری عماد الدین اپنے بد معاشی وغیرہ کا خود اقرار
کرتی ہین شائد پادری رجب علی صاحب کا کلام دروغ مصلحت آمیز پر
محمول ہو گی یا یہہ امر پادری رجب علی صاحب نے نسبی بیان کی ہو یعنی
انکو کلام کی یہہ معنی ہونگے کہ پادری عماد الدین صاحب مبدء نسبت بڑے

بزرگ اور شریف ہین کیونکہ من بباعث خیانت صلع ایکسو چوالیس
روپیہ تین برس تیرہ اور چالیس ضرب بیت اور دو سو روپیہ جرمانہ
اور سارے عمر کے واسطے ممنوع روزگار ہون اور پادری عماد الدین
ایسی نہین ہین تیرہ بد معاشی کا گزٹ ہو چکا ہے اور پادری عماد الدین
خود ہی اپنے آپکو بد معاش کہتے ہین ہین حکما ممنوع روزگار ہونا
نہو کہین نوکری کرنیکا حکم نہین پادری عماد الدین فقط مدرسہ
فاضل کے سے موقوف ہو کے عیسائی ہوے ہین ہر تقدیر پادری صاحب
کا یہ عجز ترجمہ ہے میری بابت جناب میر نا موحد صاحب یہ عبارت
لکھتے ہین جو شخص بذات خود بد کردار اور بد شمار ہو کہ تین برس جیل
خانہ کا رہین مقید رہا ہو اور چالیس ضرب بیت کے نشان اسکی پشت
اور چوتڑ پر خط مستقیم طرح صاف نمودار ہون اور سرکار گورنمنٹ کے
طرف سے بذریعہ گزٹ مشہر و ممنوع روزگار ہو وہ شخص بلا اجازت و
اطلاع خفیہ طور پر عیسائی ہو کر علت مندرجہ گزٹ سے بری اور لائق
بالی عہدہ مشن پادری ہو سکتا ہے یا نہین فقط ۔ یہ اشتہار میری
بابت نمبر ۱۶ منشور محمدی مین چھپ چکا ہے اور پادری عماد الدین
صاحب کہ تسبت ایسا نہین ہوا اور یہہ معنی بھی شائد درست نہون
کیونکہ پادری صاحب لکھتے ہین کہ پادری عماد الدین سارے ہندوستان
مین بڑے خاندانی ہین آلاخر اب سب ناظرین باانصاف پر ظاہر ہے
کہ وہ خود اپنی بد معاشی کا اقرار کرتے ہین اور انکی بد معاشی گزٹ
مین مشتہر ہوئی وہ فاضل کالج مدرسے موقوفی کے اور بعد بباعث
غلطی کے سیٹر جرنل روزگار کے عیسائی ہوے اور یہہ علت غیبن
مبلغات اور ممنوع روزگار ہونیکو جسکے کہ نشان نہین اور نہ ایک
ایسی کی مدح اور تعریف ہوتی ہے پادری عماد الدین لکھتے

ہین کہ بڑے علما و فضلا بعد تحقیق کے عیسائی ہو جاتے ہین اور
پادری رجب علی صاحب انکو بڑا عالم و فاضل اور سارے ہندوستان
شریف و خاندانی فرماتے ہین یقیناً وونون صاحبون کا عمل اس
مصرع پر ہوگا ۔ من ترا ملان بگویم تو مرا حاجی بگو ۔
کمال افسوس کی بات ہی کہ ایسا شخص جسکو بقول امام اہل فن مناظرہ کو
بضرورت آب و دانہ جسکا کوئی نکایا نہین انکا متس نکایا ہی ۔
اب پادری رجب علی اور عماد الدین کا حال جو گوری کالی ہندوستان
کے عیسائیونکا فخر ہے تقریر مندرجہ بالا سے واضح ہو چکا کہ ایک
صاحب بد شمار اور اشتہاری ہین اور دوسرے اپنے بد معاشی کے اقراری
ایک بباعث ممنوع روزگار ہونے کے عیسائی ہوے ہین تو دوسرے
بسبب ملنے روزگار کے عیسائی ہوے ہین یہہ نقشہ تو ان دونو صاحبون
کے تحقیق کا ہے جو سارے ہندوستان مین عالم فاضل اور محقق
مشہور ہین اب مین پادری رجب علی سے عموماً اور پادری
عماد الدین سے خصوصاً مودبانہ گذارش کرتا ہون کہ وہ علما و فضلا
جو بعد تحقیق کے عیسائی ہوتے جاتے ہین جنکو آپنے اپنے ۸ صفحہ میں لکھا
ہے وہ کہان رہتے ہین انکا نام بتائیے تاکہ کچھہ تسلیم و تبرا انکی
بابت بھی تحریر ہو تو بہتر کہین ہوا ہے ہرگز آجتک کوئی ایسا
عیسائی نہین ہوا جنکو پادری رجب علی اور پادری عماد الدین
کیطرح طمع نفسانی کا دھبہ اور مفلسی کا طمانچہ نہ لگا ہو ایسی دھوکہ
اور دسیون سے پادری صاحب کو راہ راست پر نہین
پہونچسکتی شعر ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
کلید بہشت سروری یہ انگلستان است ۔ اب چند اسامی آنحضرات نامی گرامی
کے اسجگہ زیب صفحہ ہوتے ہین جو دین اسلام کو ذلیل کے جہت سے

غالب تصور کرکے بوجہ تعلق کے اپنے تئین ذکر خانوادہ جہوڑکر
شرف اسلام سے مشرف ہوئے۔ وہ اسقدر ہین کہ انکو تمام حال لکھنے
سے ایک کتاب لکھی جاتی ہے اس مقام پر بطور نمونہ گذارش ہے ازانجملہ
جملہ مولوی عبیداللہ مصنف تحفۃ الہند جو بڑے عالم فاضل
اور اپنی قوم کے مقتدا تہے اور جنکے سبب سے سیکڑون بندگان خدا
راست پر آئے ازانجملہ منشی محمد اسحاق اور مولوی محی الدین اور
منشی محمد جمیل اور منشی عبدالعزیز اور منشی عبدالغنی اور بہت سے
لوگ مثل انکے ہین جو بڑے بڑے عہدہ پر معزز ہین اور بعضے تعلیم پاتے
ہین ازانجملہ ابہی منشی عبدالغنی و منشی عبدالعزیز و عبدالغفور
شرف اسلام سے مشرف ہوئے اور منشی عبیداللہ جو انکے نام اونکا
سردار مہتاب سنگہہ تہا اسنے زوجہ اور بیٹی اور پوتی و دیگر خاندان
کے مسلمان ہوئے اور اسیطرح روز بروز دین اسلام کا تیزاوج
کمال پر ہوتا چلا جاتا ہے کہ جس کے رشک سے مخالف خاک سیاہ ہین
انشاء اللہ تعالی اب کسی اور موقعہ پر ہم اون عیسائیونکا حال
جو سب سے عالی خاندان ہین مشروحاً اور مفصلاً قلمبند کرینگے
اور پہر پادری رجب علی صاحب بہادر کہ جنہون نے خطاب گزٹ
گورنمنٹ پنجاب ۱۸۶۱ء صفحہ ۶۵ مین حاصل کیا ہے اونکے پوتہین
گے کہ ای صاحب عالی خاندان انہین کہتے ہین اور پہلے یہہ تو
فرمائے کہ پیر بخش نیگر کہ جسکی دوکان شہر جالندہر مین متصل
مسجد حافظ باقر ہے وہ کس عالی خاندان مین سے معروف و مشہور
ہین جب اس سوال کا آپ جواب باصواب تحریر فرماوینگے تو پہر
آیندہ دیکہا جاویگا فقط ۔ راقم میرزا فتح محمد بیگ

نقل کفر کفر نباشد

مدت کو بعد آنگنبد سے آواز نافی گم آواز کیا دلکش اور دلسوز اور
چاندی کی قوام سے تر بتر گویا سحری کی ڈلی ہو۔ کہ جسکی لذت کے کہانے
والا تو کیا بلکہ سننے والے ہونٹہہ چاٹتے ہین ۔ وہ بات بنات کیا ہے یہہ
ہے کہ نور افشان نمبر ۳۳ جلد ۲ مین حضرت صاحب نور افشان تحریر
فرماتے ہین کہ قولہ منشور محمدی نمبر ۱۸ کے صفحے مین بحوالہ ایک
کارپانڈنٹ ۔ ی ایم سندیے جس مین کارپانڈنٹ صاحب کانی ست
وہند و سنانی پادریون پر یہہ طعن لگاتے ہین کہ وہی بطمع دنیاوی
منادی کرتے ہین حالانکہ شاید یہہ الزام کسی پر کسی پر واجب ہو
اکثرون کے حق مین جہوٹہہ ہے لیکن لطف یہہ ہے کہ کارپانڈنٹ صاحب
نے مثل کانی کستون کے پادریون کی تائید کی اور رسالجات مؤید
دین عیسوی و مبتذل دین اسلام تصنیف کی اب سوال یہہ ہے کیا اس نے
یہہ کام صدق دل سے کیا یا بطمع زر الخ

جواب دل تو حضرت معترض صاحب نے ازراہ منصفی کے قبول فرمایا
ہے کہ شاید یہہ الزام کسی کسی پر واجب ہو سو ایسا تحریر فرمانا اپکا بے
تعصبی ہے اور راقم بہی اسپر صاد کرتا ہے دوم یہہ ارشاد مذبذب ہے
کہ اکثرونکے حق مین جہوٹہہ ہے کیونکہ ہمارے حضرت معترض صاحب بہادر
موصوف اکثر کا حرف اپنے اخبار گلنار نمبر ۷ جلد ۲ مین اصطباغ
خاتمہ پر فرما چکے ہین کہ پر افسوس ہے کہ اکثر عیسائیون نے زور کا پر
فقط پانی کا بپتسما پایا ہے الخ ۔ اب معلوم ہوا کہ ہمارے مہربان معترض
والا نشان کو کچہ نسیان ہی ہے اگر نسیان نہوتا تو یون پہر نہ لیتے
کہ اکثرونکے حق مین جہوٹہہ ۔ باعث وہ تو پہلی پہل اپنے
اخبار مسمی اصطباغ مین اکثر کا استعمال پانے والی اصطباغ
پر کر چکے ہین جب زور کا اصطباغ ہوا تو طمع دنیاوی عیسائی ہونا

خود بخود معترض کو قبول کرنا پڑا۔ اور اس طمع کو لفظ سے متنفر
کو سنگر ہونا اور خفا ہونا بالکل بیجا اور ناروا ہے بلکہ بناوٹ ہے
کیونکہ جب حضرات حواری طمع دنیاوی کے سبب عیسائی بنے تو پھر
کسی اور عیسائی کی کیا حقیقت ہے کہ وہ طمع سے خالی ہو دیکھو
کتاب دیم میوریصا اور تواریخ کلیسا اور رسیل کو۔ جب حواریونکا
طمع سے خالی ہونا کہیں ثابت نہ ہوگا تو ہر سطر اور ورس بتایا جائیگا
اجی حضرت پادری صاحب قبول کردم کہ آپ کی مرید اور ایکے ہم پیشہ
لوگ وعظ اور کائی کسٹ طمع دنیاوی سے عیسائی نہین ہوے
بلکہ اپنے باپ دادا کی جاگیر اور دولت اور لاؤ لشکر وغیرہ ترو
چھوڑ کر عیسائی بنے ہونگے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر دو چار مہینہ یا سال
کائی کسٹونکو تنخواہ مشن سے نہ ملے تو پھر دیکھئے کیا گل کھلتا ہے اگر گلدادی
کر کے مشن کا کام کرین تو آپکا قول درست ہوگا کا شکے اگر اب بھی
آپ راقم سے خوش نہون تو جائے افسوس ہے۔ سوم یہہ بات کچھہ
پوشیدہ نہین ہے، ایک عالم جانتا ہے کہ راقم نے اکثر پادریون کی
نوکری کی اور انہین پڑھانا کیا اور انکا محرر رہا چنانچہ دو
سال کا عرصہ ہوا ہوگا کہ راقم ایک پادری صاحب کا ملازم تہا اور لکھنے پڑھنے
کا کام کرتا تہا تعلق کفر کفر نباشد کا معاملہ تہا اگر پادریون اور
عیسائیون کے نوکری کرنے مسلمانون کو کچھہ شریعت کے رو سے ننگ
ہے، اب بھی راقم کے عہدہ پر ادسی پادری صاحب کے پاس ایک
محرر بڑا بھاری مسلمان پرہیزگار نوکر ہے اور مستر ض صاحب اپنے
کاروبار دنیا کیطرف خیال کرین کہ وہ کون صاحب ہین نوکری کرنا
کچھہ عیب مین داخل نہین ہے بسم اللہ اگر آپکو واعظ بھی راقم کے
مانند نوکر ہین تو آپکا پہر سوال کرنا کہ آیا تم نے یہہ کام صدق دلی

سے کیا یا بطمع دنیا فضول ہے۔ کیونکہ آپ ہی خیال کرین اور پھر
کے ناخن بناوین کہ آیا نوکری کس کام کے واسطے ہوتی ہے۔
چہارم اونہین پادری صاحب سے پوچھنا چاہیے کہ وہ راقم کو مسلمان
جانتے تہے یا نعوذ باللہ عیسائی۔ پنجم جو کام مین پادری صاحب کے یہان
کرتا تہا اوسمین صرف میرا ہی تصرف تہا یا پادری صاحب بھی کچھہ دخل
رکہتے تہے ششم وہ کام عیسائیون کے نزدیک نیکی مین داخل تہا
یا برائی مین، ہفتم پادری صاحب نے کبھی ناراض ہوکر راقم کو
اس عہدہ سے علیحدہ کر دیا، ہشتم بالفعل اوس عہدہ کو کوئی شخص
راقم کے مانند مسلمان ہے یا اوس نے عیسویت کا پاس دیدیا ہے۔
نہم وہ میرا کام اب بجا بورڈی شمار ہے یا نہین جب معترض
صاحب میرے ان اعتراضات کا جواب رقم فرمائینگے تو باقی
اور عیسائیون کی کرتوت جو مجھکو معلوم ہے گذارش ہوگی زیادہ
سلام۔ راقم کارسپانڈنٹ ایم ایم

بطلانِ کفارہ

پولوس کا پہلا خط قرنتون کو ۲ باب ۸ ورس جسکو اس
جہان کے سردارون مین سے کسی نے نجانا کیونکہ اگر جانتے
تو جلال کے خداوند کو تصلیب نکرتے آیت مذکورہ بالا کے
مطلب سے مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہے، کہ جناب مسیح صاحب
برزعم پادریان یہودیون کے سردارون نے زبردستی ظلم سے صلیب
پر لٹکا دیا ہے اور اگر جناب مسیح بخوشی عیسائیون کے لئے فدیہ اور
کفارہ ہونیکو دنیا مین آئے اور اپنی خوشی سے خودکشی اپنے
قبول فرماتے تاکہ عیسائیون کے لئے نجات تیار ہو تو پھر
کبھی حضرت پولوس صاحب یون ارشاد نفرماتے کہ اگر جانتے

یعنی یہود یون کے سردار نے جلال کے خداوند کو یعنے حضرت مسیح علیہ السلام
کو تصلیب نکرتے۔ قصہ کوتاہ اب مین اپنے خیالات کو روک کر صاحب
شکوک کفارہ کے جواب کا جواب الجواب قلمبند کرتا ہون اور دلیل
مین انشاء اللہ تعالی بطلان کفارہ کے لئے اناجیل کے آیات
پیش کرونگا جنسے کہ جس نے کفارہ کے واسطے کفارہ کو تلاش و پیش
ہوگی واضح ہو کہ سرآمد علمای روزگار جناب حافظ ولی اللہ صاحب
لاہوری نے ایک رسالہ الموسوم ابحاث ضروری تالیف فرمایا
چنانچہ رسالہ مذکور مین نہایت عمدہ عمدہ اعتراضات مذہب عیسوی
پر تحریر فرمای کہ جنکی جوابات سنائد حضرات پادر صاحبان موصوف
جہان مین کونسل کرکے دین تو دین ورنہ اس جہان مین تو
تثلیث تین تیرہ ہے اور کفارہ کا ناحق خون کیا جاتا ہی سنہ دہرے
کو سوا اور کچھہ کسی پادری صاحب سے بن نہین آتا کفارہ اور تثلیث
کا اگر ثبوت عقلی چاہو تو انجیل شریف کو کھولکر دکھلاتے ہین کہ یہہ
کفارہ ہی اور یہہ تثلیث ہی۔ افسوس ہے کہ ان حضرات کی عقل عجیب کو
کیا ہوگیا ہی باوجودیکہ دانش فرنگ ضرب المثل ہی کہ اسطرح تو۔
بت پرست لوگ بھی اپنے دیوتاؤن کی کرشمے اپنے کتابون سے دکھلا سکتی
ہین اور ہر ایک اہل مذہب اپنے دین کی کتابون کو الہامی اور سچی
جانتا ہی تو اب فرمای کہ ہم انجیل کو شہد لگاکر چاٹے یا کیا کرین۔
المختصر جناب حافظ صاحب ممدوح کا رسالہ مذکور بہت دنون سے
چھپا ہوا معروف و مشہور ہے آجتک کسی پادری کو اوسکا جواب نہ
سوجھا شائد اور اعتراضات کو قبول کرکے جناب صاحب شکوک
کفارہ نے ان مین اعتراضات کے جوابات اپنے خیالات سے
لکھہ دیئے واہ واہ جوابات کیا لکھے بلکہ خود بخود اپنے پاؤن پر آپ

کلہاڑی ماری اور کفارہ کو اور زیادہ شکوک مین ڈال دیا۔
اور ناحق حضرت مسیح علیہ السلام بے گناہ کا خون اپنے ذہن مین قرار
کو صلیب سنا کر قلم کی منیخ سے کیا اور اپنے آپ کو بے فایدہ عتاب کا
غذاب لیا۔ سو یہہ صاحب شکوک کفارہ کی دانائی کا نتیجہ ہے کہ
اول ونہون نے اپنے رسالہ خونی کا نام کیا عمدہ رکھا یعنی شکوک
کفارہ) سچ ہے سچی بات مشک کیطرح چھپائی چھپتی نہین کیا مینے
جب حضرت مصنف صاحب کو اپنے کفارہ پر آپ ہی شکوک مین تو یہان
اور دوسرون کا کیا ذکر ہے کیون نہو اسم بامسمی اسی رسالہ کا نام ہی
اگر صاحب شکوک کفارہ جناب فاضل اجل حافظ صاحب موصوف
کے اعتراضات کو انتخاب نکرتے تو مجھکو یقین واثق ہے وہ
جوابات مین اسقدر دہوکا نہ کہاتے اور نہ اپنی اسقدر جہنسائی
کراتی اسلئے اب مجھو مناسب ہے کہ مین اول حضرت حافظ صاحب ممدوح
کے اعتراض لکھون اور پھر صاحب مجیب کا جواب بعد اسکے اپنے جواب
الجواب تحریر کرون تاکہ ناظرین انصاف کو کام فرماکر فرماوین کہ
کون صاحب یون ہی دینگا دینگی مرغی کی ایک ٹانگ گائی جاتا
ہے اور کون اپنے خیال خام مین جناب مسیح علیہ السلام کا خون
اپنے گردن پر لیتا ہے۔ اور کون صلیبو وقتل کا سبق پڑہتا ہے۔

پہلا اعتراض اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ یہود اکو ضرور
جزا خیر ملی اور نجات ابدی کو پہنچے کیونکہ اوسنے چندروپیہ لیکر
مسیح کو پکڑوایا اگر وہ نہ پکڑواتا تو مسیح چھپا ہی رہتا حالانکہ
خلفای مسیح نے یہود اکو حوارین مین سے نکالدیا اور مسیح نے بھی اسکو
بہت ملامت کی جیساکہ انجیل متی باب ۲۶ درس ۲۴ اور کتاب
اعمال مین مصرح ہی۔ اور جسنے اسکو صلیب پر کھینچا تھا وہ خاص جنتی ہو